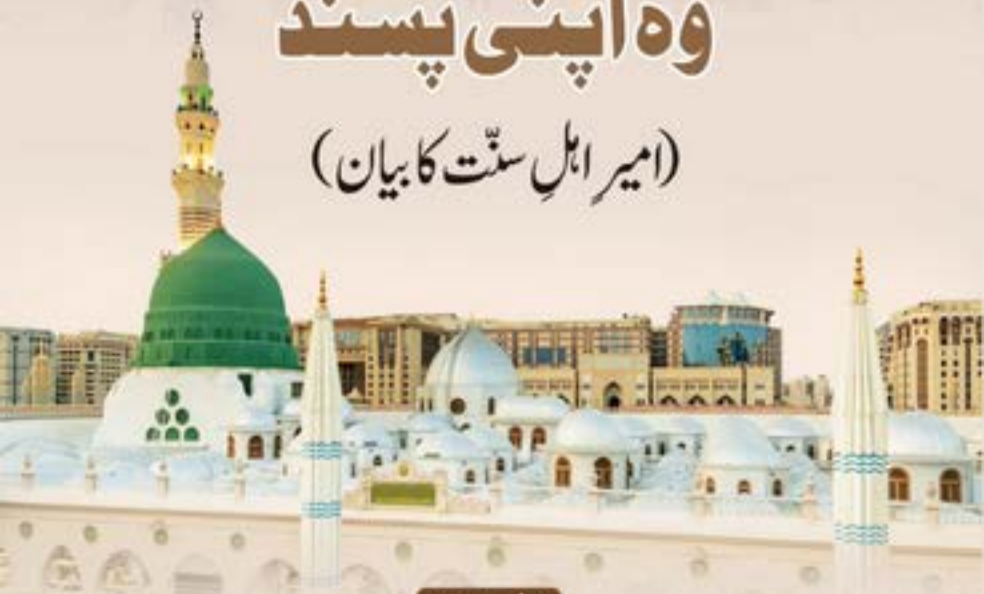
ہفت روزہ رسالہ:440
WEEKLY BOOKLET:440

جو آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پسند وہ اپنی پسند

(امیرِ اہلِ سنّت کا بیان)



(صفحات:25)

مال کی فکر میں ایک تاجر کی موت	08	دنیا و آخرت میں کامیاب کون؟	22
نماز میں سستی کرنے والوں کی سزا	20	آنکھوں میں جہنم کی آگ	24

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جو آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پسند وہ اپنی پسند

دعائے عطّار: یارَبِّ کریم! جو کوئی 25 صفحات کا رسالہ ”جو آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پسند وہ اپنی پسند“ پڑھ یا سُن لے اُسے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے عشقِ رسول سے حصہ عطا کر اور اس کو ماں باپ اور خاندان سمیت جنّت الفردوس میں بے حساب داخلہ نصیب فرما۔
اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔ (معجم اوسط، 5/252، حدیث:7235)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

چادر آگ میں ڈال دی

حضرتِ سَیِّدُنا عَمرو بن شعیب رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے اوپر کُسُم کے رنگ میں ہلکی سی رَنگی ہوئی ایک چادر تھی، یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: یہ کیا اوڑھ رکھا ہے؟ مجھے اس سوال سے ناگواری کے آثار معلوم ہوئے۔ جب میں گھر والوں کے پاس واپس پہنچا تو انہوں نے چولہا جلا رکھا تھا چنانچہ میں نے وہ چادر اس میں ڈال دی۔ دوسرے روز جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پوچھا: وہ چادر کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ تو میں نے آگ میں ڈال دی۔

اِرشاد فرمایا: تم نے وہ چادر عورتوں کو کیوں نہ پہنادی؟ عورتوں کو پہنا دینے میں کوئی حرج نہ تھا۔ (ابوداؤد، 4/73، حدیث:4066)

مکان توڑ کر برابر کر دیا

حضرتِ سَیِّدُنا اَنس رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے دولت کَدے سے باہر کہیں تشریف لے جا رہے تھے تو راستے میں ایک اُونچا مکان دیکھا جو گُنبد نما بنا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ فلاں انصاری کا مکان ہے، یہ سُن کر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خاموش ہو گئے، کسی دوسرے وقت جب وہ انصاری بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جواب مَرحَمت نہ فرمایا: وہ سمجھے کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی توجّہ نہیں ہے لہٰذا دوبارہ سلام عرض کیا مگر دوسری بار بھی جواب نہ مِلا۔ اب وہ گھبرا گئے اور وہاں موجود صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم سے کہنے لگے: خدا کی قسم! میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ناراض پاتا ہوں۔ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے انہیں بتایا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم باہر تشریف لے گئے تھے تو راستے میں تمہارے مکان کو دیکھ کر پوچھا تھا کہ یہ کس کا ہے؟ (یعنی ہمارا اَندازہ یہی ہے کہ تم سے ناراضی کا سَبَب تمہاری تعمیر کَردہ بُلند عمارت ہے۔ یہ سُن کر) وہ (انصاری) اپنی عمارت کی طرف لوٹے اور اُسے ڈَھا کر زمین بوس کر دیا۔ اِتّفاق سے ایک بار پھر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اُسی مقام سے گزر ہوا تو دیکھا وہ قُبہ وہاں نہیں ہے۔ اس کے بارے میں پوچھا: تو صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! جب ہم نے اس انصاری کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تمہارے مکان کو دیکھ کر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے اور اس وجہ سے تمہارے سلام کا جواب

www.dawateislami.net

بھی نہیں دیا تو انہوں نے اپنے مکان کو اس طرح گرایا کہ اس کا نام ونشان باقی نہ رہا۔ رَسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ہر تعمیر انسان پر وبال ہے سوائے اُس کے کہ جو سخت ضرورت اور مجبوری کی ہو۔ (ابوداؤد، 4/460، حدیث: 5237 ملخصًا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم پیارے آقا، مکّی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کس قدر مَحبّت کیا کرتے تھے کہ جو بات پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ناگوار گزرتی صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم اُسے بِالکل جَڑ ہی سے ختم کر دیا کرتے تھے جیسا کہ سَیِّدُنا عَمرو بِن شعیب رضی اللہُ عنہ کی چادر سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ناگوار گزری تو انہوں نے اپنی اس چادر کو آگ میں ڈال کر ختم کر دیا۔ اسی طرح جب ایک اَنصاری کے مکان کو (قُبہ نما ہونے کی وجہ سے) سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ناپسند فرمایا تو انہوں نے اپنے مکان کو بِالکل مُلیامیٹ کر دیا۔ شریعت سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پسند کی ہے، سرکار جو کہیں، جو چاہیں، جو فرمائیں، جو پسند کریں جو ناپسند کریں، شریعت کے احکامات اسی پر مرتب ہوتے ہیں۔

ہماری حالتِ زار

آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کا جذبۂ اِطاعت اور عشق واُلفت مُلاحَظہ کیا، اب ذرا اَپنا جذبہ بھی دیکھ لیجئے اور غور کیجئے کہ ایک طرف وہ بھی مسلمان تھے اور دوسری طرف ہم بھی مسلمان ہیں لیکن ہمارے اور ان کے درمیان کتنا واضح فرق ہے؟ اُنہوں نے ایسا وَلْوَلہ، جذبہ، عِزَّت، ہمّت، جُرأت اور طاقت پائی تھی کہ جِدھر جاتے کامیابی آگے بڑھ کر انہیں گلے لگاتی اور مَنْزل چَل کر ان کے قدموں سے لِپٹ جاتی جبکہ دوسری طرف ہم جیسے مسلمان ہیں کہ جِدھر جاتے ہیں منزل دُور ہوتی چلی جاتی ہے۔ دیکھیے! ان کے سردار بھی مدینے

www.dawateislami.net

کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تھے اور ہمارے سردار بھی مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں لیکن وہ اِطاعت شِعار تھے جبکہ ہم نافرمان ہیں، وہ اِطاعت شعار ہونے کی وجہ سے مُعَزَّز ٹھہرے جبکہ ہم نافرمان ہونے کے باعث رُسوا ہوئے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

وہ مُعَزَّز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

اے مسلمانو! یاد رکھو! تم اُس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پسند کو اپنی پسند پر ترجیح نہیں دو گے۔ دیکھو! اللہ پاک کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو نماز پسند ہے جبکہ غافل مسلمان کو نیند پسند ہے، مؤذِّن پُکار پُکار کر اِعلان کرتا ہے: "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم" یعنی نماز نیند سے بہتر ہے مگر آج کا مسلمان چادر تانے سویا رہتا ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃ" یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں بنائی گئی ہے۔ (نسائی، ص644، حدیث:3946) لیکن اَفسوس! آج کے غافل مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مُبارک آنکھوں کی ٹھنڈک سے کوئی سروکار نہیں، آہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے مگر غافل مسلمانوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک فلمیں ڈرامے دیکھنے اور بد نگاہی کرنے میں ہے۔

افسوس! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پسند کو عملی طور پر اپنی پسند نہیں بنایا، دیکھو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو داڑھی زلفیں عمامے کا تاج پسند ہے، لیکن تمہاری پسند؟ میں اپنے پاس سے نہیں کہتا بلکہ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: داڑھی بڑھاؤ، مونچھیں پَست کرو اور آتش پرستوں کی مخالفت کرو یعنی ان جیسے

چہرے مت بناؤ۔(یعنی ان جیسے چہرے مت بناؤ)۔(بخاری،4/75،حدیث:5892ملخصاً)

آج اگر کوئی زُلفیں رکھے اور چہرے پر سُنّت کے مطابق ایک مُٹّھی داڑھی سجائے تو خود کو مسلمان کہلانے والے بدقسمتی سے اُسے حقارت کی نظر سے دیکھتے اور ''مُلّا'' کہہ کر اس کا مذاق اُڑاتے ہیں، ایسا حُلیہ اپنانے پر ماں کُڑھتی ہے اور باپ اس پر بِگڑتا ہے، ارے نادان باپ! تجھے تو خوشی سے جھومنا چاہیے کہ تو نے جس کا کلمہ پڑھا تیرے لاڈلے نے اس کی سُنّت کو ادا کیا ہے۔

یاد رکھیے! اچّھوں کی نقل بہر حال اچھی ہی ہوتی ہے۔ اس ضمن میں دو ایمان اَفروز واقعات پڑھئے:

﴿1﴾ اچّھوں کی نقل کی بدولت نجات مل گئی

اللہ پاک نے جب فرعون اور اس کی قوم کو دریا میں غرق کیا تو ان میں سے وہ شخص زندہ بچ گیا جو لباس اور بول چال میں حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام کی نقل کیا کرتا تھا اور فرعون اور اس کی قوم اس کی ان حرکتوں کی وجہ سے ہنسا کرتے تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام کو اس کے بچ جانے پر بڑا تعجُّب ہوا اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: یہ تو دوسرے فرعونیوں کے مقابلے میں مجھے زیادہ تکلیف پہنچاتا تھا! اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: اے موسیٰ! ہم نے اسے اس لیے غرق نہیں کیا کہ اس نے تمہارے جیسا لباس پہنا ہوا تھا اور ہم تو اپنے محبوب بندوں کی سی صورت اختیار کرنے والے کو بھی عذاب نہیں دیتے۔

(مرقاۃ المفاتیح،8/155، تحت الحدیث:4347)

www.dawateislami.net

﴿2﴾ سر اور داڑھی میں آٹا چھڑکنے کی انوکھی وَصِیّت

ایک مَسْخَرے نے مَرتے وقت اپنے دوست کو وَصِیّت کی کہ جب مجھے دفن کرنے لگو تو میری داڑھی اور سر کے بالوں میں آٹا چِھڑک دینا، دوست نے کہا: یار! تم زندگی میں تو مذاق مَسْخَری کرتے رہے ہو اب آخری وقت میں تو اس سے باز رہو! اُس نے کہا: اگر تم واقعی میرے خیر خواہ ہو تو جو میں کہتا ہوں وہ کر دینا۔ دوست ہنس کر راضی ہو گیا اور اِنتقال کے بعد اُس نے دفن کرتے وقت اُس کی داڑھی اور سر کے بالوں پر آٹا چِھڑک دیا۔ چند روز بعد اپنے مرحوم دوست کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ مرحوم بولا: مجھ سے سوال ہوا کہ تم نے آٹا چِھڑکنے کی وصیّت کیوں کی تھی؟ میں نے عرض کی: اے اللہ! میں نے تیرے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اِرشاد سنا تھا: "اِنَّ اللّٰہَ یَسْتَحْیِ عَنْ ذِی الشَّیْبَةِ الْمُسْلِمِ" یعنی بِلاشُبہ اللہ پاک مسلمان کے بُڑھاپے سے حَیا فرماتا ہے۔ بوڑھا ہونا تو میرے اختیار میں نہ تھا اس لئے سوچا کہ بُڑھاپے کی سی صورت بنالوں۔ اللہ پاک نے فرمایا: جاؤ! میں نے تمہیں بخش دیا۔

(معدن اخلاق، ص54)

سفید بال عزت و وَقار ہیں

حدیث شریف میں ہے: حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیلُ اللہ علیہ السّلام نے سب سے پہلے سفید بال ملاحظہ فرمایا تو عرض کی: اے رَبّ! یہ کیا ہے؟ اِرشاد فرمایا: یہ وقار ہے۔ عرض کی: اے میرے رَبّ! میرا وقار زیادہ کر۔ (مؤطا امام مالک، 2/415، حدیث: 1756 ملخصًا)

اے عاشقانِ رسول! یاد رکھیے! جب تک ہم پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پسند کو

www.dawateislami.net

اپنی پسند پر ترجیح نہیں دیں گے اُس وقت تک ہم دنیا میں ناکام رہیں گے اور آخرت میں بھی کامیاب ہونے کی اُمّید بہت کم ہے۔ یقیناً اللہ پاک کی رحمت بہت بڑی ہے لیکن ذرا سوچئے! ہماری سَرکَشی کس حد تک پہنچ چُکی ہے! ہم کس قدر بے راہ رَوی کا شِکار ہو چُکے ہیں! اگر پہلے بندہ گناہ کرتا تھا تو نادِم بھی ہوتا تھا مگر اب حال یہ ہے کہ گناہ کر کے خوش ہوتا ہے اور کوئی سمجھائے تو اُلٹا اس کا مذاق اُڑاتا ہے۔

مجھے آلاتِ مُوسیقی توڑنے کے لیے بھیجا گیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل دیگر گناہوں کی طرح مُوسیقی بھی بہت عام ہو چُکی ہے حالانکہ حدیثِ پاک میں اس کی مَذمَّت بیان کی گئی ہے، جیسا کہ سرکارِ مدینۂ مُنوَّرہ، سردارِ مکۂ مکرَّمہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اِرشادِ پاک ہے: مجھے آلاتِ مُوسیقی کو توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ (کنز العمال، جز:15، 8/99، حدیث:40682)

آہ! ایک طرف تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ اِرشادِ پاک ہے جبکہ دوسری طرف ہم مسلمانوں کا کردار ہے کہ گھر گھر سے مُوسیقی کی دُھن سنائی دے رہی ہوتی ہے، کون سا گھر ایسا ہے جس میں گانے باجے نہیں بجتے؟ کون سا گھر ایسا ہے جس میں فلمیں ڈرامے نہیں دیکھے جاتے؟

جتنا سرمایہ زیادہ ہوتا ہے بندہ رب سے اتنا ہی غافل ہو جاتا ہے، دن رات اس کو مال کی فکر کھائے جاتی ہے پھر ڈاکوؤں کا خطرہ الگ رہتا ہے، ٹیکسیشن ڈیپارٹ والے اس کے گھر کا چکر کاٹ رہے ہوتے ہیں۔

بعض مالدار بے چارے اپنے مال کی فکر میں اِس قدر مُبتَلا ہوتے ہیں کہ اپنی جان سے

www.dawateislami.net

بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اس ضِمن میں ایک عِبرت اَنگیز واقعہ پڑھئے:

مال کی فکر میں ایک تاجر کی موت

پاکستان میں ایک عجیب واقعہ ہوا کہ ایک مالدار شخص کو ٹیکس ڈپارٹمنٹ کی طرف سے ایک کروڑ روپے ٹیکس ادا کرنے کا آفیشلی نوٹس بھیجا گیا۔ اس نے آفیسرز سے رِشوت کی بارگیننگ شروع کر دی تاکہ کم سے کم میں جان چھوٹ جائے۔ اسے کہا گیا کہ اگر آپ آفیشلی طور پر ٹیکس ادا کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو پورے ایک کروڑ روپے اَدا کرنا ہوں گے اور اگر پچھلے دروازے سے دینا چاہتے ہیں (یعنی رِشوت کا لَین دَین کر کے) تو آدھوں میں کام ہو جائے گا۔ وہ مالدار شخص شاید 30 لاکھ رشوت دینے پر رِضامَند تھا، الغرض بات نہیں بَن پائی اور آفیسرز چلے گئے۔ دیکھیے! ایک طرف مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ رشوت کا لین دین کر رہے ہیں جبکہ دوسری طرف رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ فِی النَّار یعنی رشوت لینے والا اور دینے والا جہنّمی ہیں۔ (معجم اوسط، 1 / 550، حدیث: 2026) لیکن افسوس! آج کے مسلمانوں کو اس طرح کی وَعیدوں سے کہاں ڈر لگتا ہے! بہر حال اس مالدار شخص کو رات بھر یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ اس سے بطورِ رشوت 50 لاکھ روپے مانگے جا رہے ہیں بالآخر اسی سوچ وبچار میں بظاہر اسے نیند نے آلیا۔ جب صبح ہوئی تو گھر والوں نے اُسے جگانے کی خوب کوشش کی لیکن پتا چلا کے 50 لاکھ کی فکر میں اس کا ہارٹ فیل ہو گیا ہے اور اب وہ ہمیشہ کی نیند سو چکا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دولت اس مالدار شخص کے کیا کام آئی؟ یاد رکھیے! دولت کسی کو موت سے نہیں بچا سکتی، اگر دولت کسی کو بچا سکتی تو قارون جیسی

www.dawateislami.net

دولت آج کسی کے پاس نہیں۔ قارون اتنا مالدار تھا کہ اس کے خزانے کی چابیاں ایک بہت بڑی جماعت اُٹھاتی تھی، کہا جاتا ہے کہ وہ جماعت چالیس اَفراد پر مُشتَمِل تھی۔(تفسیر صاوی، پ20، القصص، تحت الآیۃ:76، 4/1544 ملخصًا) ذرا سوچئے! جس کے خَزانے کی چابیاں ایک جماعت اُٹھاتی ہو اس کا خزانہ کتنا ہو گا لیکن وہ خزانہ اس کے کام نہ آیا۔

قارون کا عبرتناک انجام

جب حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام نے اللہ پاک کے حکم پر قارون سے زکوٰۃ کا مطالبہ کیا تو وہ اس کی ادائیگی کے لیے تیار نہ ہوا، حیلے بہانوں سے کام لینے لگا اور آخر کار زکوٰۃ کا اِنکار کرتے ہوئے کہنے لگا: واہ! جب مال میں نے کمایا ہے تو تمہیں کیسے دے دوں؟ پھر اس نے ایک عورت کو مال و دولت دے کر اس بات کے لئے تیار کیا کہ جب موسیٰ (علیہ السّلام) لوگوں کو جمع کر کے وَعظ فرما رہے ہوں اس وقت وہ ان پر اپنے ساتھ بُرائی کرنے کا الزام لگائے اور یوں مَعاذَ اللہ! عوام کے سامنے انہیں رُسوا کر دے۔ ایک دن جب حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام لوگوں کو جمع کر کے وعظ و نصیحت فرما رہے تھے عَین اُسی وقت قارون نے آپ علیہ السّلام کو ٹوکا اور کہا کہ فُلاں عورت کے ساتھ آپ نے مَعاذَ اللہ! بُرائی کی ہے۔ حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام اس بات پر بہت رَنجیدہ ہوئے اور فرمایا: اس عورت کو میرے سامنے لاؤ۔ جب وہ عورت تصدیق کے لیے بلائی گئی تو حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام نے جَلال بھرے اَنداز میں فرمایا: سچ سچ بتاؤ! حقیقت کیا ہے؟ وہ عورت کانپ اُٹھی اور اس نے سچ سچ بتا دیا کہ مجھے قارون نے کثیر مال و دولت دے کر آپ پر بُہتان لگانے کے لیے تیّار کیا ہے۔

اُس وقت حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام آبدیدہ ہو کر سجدے میں چلے گئے اور سجدے کی حالت میں آپ علیہ السّلام نے دُعا مانگی: اے اللہ! قارون پر اپنا قَہر و غَضَب نازل فرما دے۔ اس کے

www.dawateislami.net

ساتھ ہی حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام نے یہ اِعلان بھی کر دیا کہ میرے ساتھی میری طرف اور قارون کے چاہنے والے قارون کی طرف ہو جائیں تو سوائے دو خوشامد خور اور چاپلوس اَفراد کے سبھی لوگ آپ علیہ السّلام کی طرف آ گئے۔ اب حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام نے زمین کو حکم دیا کہ اے زمین! تو قارون کو پکڑ لے تو وہ ایک دم گُھٹنوں تک زمین میں دَھنس گیا، پھر آپ نے دوبارہ زمین سے یہی فرمایا تو وہ کمر تک زمین میں دَھنس گیا۔ یہ دیکھ کر قارون تِلمِلانے اور بِلبِلانے لگا مگر اس کا رونا دھونا کسی کام نہ آیا اور وہ برابر زمین میں دھنستا چلا گیا یہاں تک کہ بالکل زمین میں دَھنس گیا۔ جب قارون دَھنس گیا تو اس کے دو ساتھی جن پر بدبختی سوار ہو چکی تھی پروپیگنڈہ کرنے لگے کہ حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام نے قارون کو اس لیے زمین میں دھنسایا تاکہ اس کے مکان اور خزانوں پر قبضہ کر لیں۔ حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام کو پھر جلال آیا اور آپ نے اللہ پاک سے دعا مانگی کہ قارون کا مکان اور خزانہ بھی زمین میں دھنس جائے چنانچہ اس کا مکان اور خزانہ بھی زمین میں دھنستے گئے اور اب قیامت تک قارون زمین میں دھنستا رہے گا اور اس کے ساتھ اس کا خزانہ بھی اس کے سر پر بوجھ بن کر دھنستا رہے گا۔ (تفسیر صاوی، پ20، القصص، تحت الآیۃ: 81، 4/1546-1547 ملتقطاً)

اے عاشقانِ رسول! پتا چلا کہ سرمایہ اور مال سراسر وَبال ہے اور یہ کسی کو نہیں بچا سکتا۔ یاد رہے! دنیا اور آخرت کی کامیابی مالدار ہونے میں نہیں اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت و فرمانبرداری میں ہے۔ ہم اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پسند کو اپنی پسند پر ترجیح نہیں دیں گے لہٰذا ہمیں ہر معاملے میں اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پسند کو اپنی پسند پر ترجیح دینی چاہیے مثلاً ہمارا دل چاہ رہا ہے کہ نمازِ فجر

www.dawateislami.net

کے وقت سوئے رہیں اور اپنی نیند پوری کریں لیکن اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے تو اب ہمیں ان کی پسند کو اپنی پسند پر ترجیح دیتے ہوئے نماز پڑھنی چاہیے۔ اسی طرح اگر داڑھی مُنڈانے کا دل چاہے تو اس معاملے میں بھی دل کی مخالفت کرنی چاہیے اور سُنّت کے مطابق ایک مُٹّھی داڑھی رکھنی چاہیے مگر اَفسوس! آج کل کوئی کوئی ایسا کرتا ہے ورنہ ہر طرف نفس و شیطان کی اِطاعت کا زور ہے۔

یاد رہے! جو نفس کی مُخالفت کرتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے، چاہے وہ کوئی بھی ہو اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ پیشِ خدمت ہے، چنانچہ

مریض خود طبیب بَن گیا

ایک مرتبہ سَیِّدُنا شیخ خواجہ محبوبِ الٰہی نظامُ الدِّین اَولیا رحمۃُ اللہِ علیہ سخت بیمار ہو گئے، مُریدین نے عرض کی: عالی جاہ! یہاں ایک کافر جھاڑ پُھونک کرتا ہے اور اس کا علاج بہت چلتا ہے اگر حکم ہو تو اس کے پاس لے چلیں، فرمایا: میں علاج کے لیے کافر کے پاس نہیں جاؤں گا، مرض نے مَزید شدّت اختیار کی اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ بے ہوش ہو گئے، مُریدین اُٹھا کر اُسی کافر کے پاس لے گئے، اُس نے پُھونک ماری تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو ہوش آ گیا اور صحت یاب ہو گئے، آپ نے اپنے آپ کو صحت مند پایا تو اس کافر کو دیکھ کر اس سے پوچھا: تمہیں علاج میں یہ ملکہ کیسے حاصل ہوا؟ اس نے کہا: میرے گُرو (یعنی اُستاد) نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ نفس جو کچھ کہے اُس کا اُلٹ کرنا لہٰذا جب ٹھنڈا پانی پینے کی خواہش ہوتی ہے تو گرم پیتا ہوں، چاول کھانے کو جی چاہتا ہے تو روٹی کھالیتا ہوں، اِس طرح نفس کے کہنے کا اُلٹا کرتے رہنے سے مجھ میں یہ قُوَّت پیدا ہو چکی ہے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: یہ بتاؤ! تمہارا نفس مسلمان

www.dawateislami.net

ہونے کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ کہا: منع کرتا ہے، تو آپ نے فرمایا: یہ مسلمان ہونے سے منع کرتا ہے، تمہارے اُصول کے مطابق تمہیں اس کے کہنے کا اُلٹ کرتے ہوئے مسلمان ہو جانا چاہئے، یہ بات آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے کچھ اِس دِلنشین انداز میں ارشاد فرمائی کہ تاثیر کا تِیر بَن کر اُس کے دل میں پیوَسْت ہو گئی اور وہ بے ساختہ پُکار اُٹھا کہ میں اپنے کفر سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہوں اور پھر وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (فیضانِ سنت، 1/736)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ایک کافر نے نفس کی مُخالَفت کر کے کتنی ترقی حاصل کی اور آخر کار اللہ پاک نے اسے ایک ولی کی نِگاہِ فیض کی برکت سے اسلام کی دولت سے مالا مال فرما دیا۔ اَفسوس! ہم نفس کے پَرَستار (یعنی غُلام) ہیں اور ہمارا نفس جس چیز کا مُطالبہ کرتا ہے ہم اسے کر گزرتے ہیں۔ نفس پیسوں کا مطالبہ کرتا ہے تو ہم نہ حرام دیکھتے ہیں نہ حلال، نہ ثواب دیکھتے ہیں اور نہ گناہ، ہماری یہی سوچ ہوتی ہے کہ بس ہمیں پیسہ چاہیے، اب چاہے وہ جُوئے کے ذریعے حاصل کیا جائے یا مِلاوٹ کے ذریعے، رِشوت کے ذریعے ہاتھ آئے یا سُود کے ذریعے۔ ہم اپنے تئیں یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم بہت شریف ہیں کیونکہ ہم کسی کا گھر نہیں اُجاڑتے، کسی کی جیب نہیں کاٹتے، اَسلحہ دِکھا کر لوٹ مار کی وارداتیں نہیں کرتے۔ یاد رکھیے! اسلحہ دِکھا کر لوٹ مار کی وارداتیں کرنے والے واقعی ڈاکو ہیں لیکن معاشرے میں ایسے بہت سے لوگ موجود ہیں جو بظاہر ڈاکو تو نہیں لیکن ڈاکوؤں کی طرح ان کا مقصد بھی لوگوں کو لوٹنا ہوتا ہے جیسا کہ رِشوت کا لین دین کر کے مِلاوٹ والا مال بیچنے والے۔ بَروزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں ایسے تمام لوگوں کی گرِفت ہو گی کیونکہ جس طرح ڈکیتیاں کر کے لوگوں کو لوٹنے والے جہنّم میں جانے والا کام کر رہے ہیں اسی طرح رِشوت

www.dawateislami.net

کالین دین کر کے مِلاوٹ والا مال بیچنے والے بھی جہنّم میں جانے والا کام کر رہے ہیں۔

یاد رہے! جُرم کرنے والے دنیا میں تو رِشوت دے کر یا کسی کی سِفارِش کی وجہ سے چُھوٹ جاتے ہیں لیکن جب موت کا شِکار ہو کر اَندھیری قبر میں پہنچیں گے تو وہاں نہ رِشوت کام آئے گی اور نہ کسی کی سِفارِش۔ اگر اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ناراض ہوئے تو ایسوں کو عذابِ قبر سے کون چُھڑائے گا؟ لہٰذا ایسے لوگوں کو فوراً توبہ کر کے گناہوں بھرے کام چھوڑ دینے چاہئیں۔

ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ بات آئے کہ ابھی تو عمر بہت پڑی ہے بعد میں توبہ کر لیں گے تو ایسوں کے لیے عرض ہے کہ اگرچہ موت کا وقت مُقَرَّر ہے مگر ہمیں معلوم نہیں کہ کب آئے گی؟ ہم صبح و شام کبھی بھی اچانک موت کا شکار ہو کر اس دنیائے ناپائیدار سے رخصت ہو جائیں گے! کسی نے کیا خوب کہا ہے:

عَجَب سَرا ہے یہ دنیا یہاں پر شام و سَحَر
کسی کی کُوچ کسی کا قیام ہوتا ہے

یعنی کوئی موت کا شکار ہو کر اس دنیائے فانی سے رخصت ہوتا ہے اور کوئی پیدا ہو کر اس دنیا میں قدم رکھتا ہے، یوں اَربوں کھربوں اَفراد انتقال کر چکے ہیں اور اب بھی روزانہ کی بنیاد پر لاکھوں لوگ انتقال کر رہے ہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! اس دنیا کی حقیقت کیا ہے اور ہم اس پر کیوں فَرِیفتہ ہیں؟ خدارا! اپنی اس مختصر سی زندگی پر غور کیجئے اور اپنے نازک جسم پر رَحم کھائیے کہ یہ نازک جسم نہ تو گرمی برداشت کر سکتا ہے اور نہ سردی۔ آج مسلمان بڑے شوق سے فلمیں

www.dawateislami.net

ڈرامے دیکھتے، گانے باجے سُنتے، مِلاوٹ والا مال بیچتے، جُھوٹ بولتے، گالیاں بکتے، نمازیں قَضا کرتے، داڑھیاں مُنڈاتے اور ماں باپ کو ستاتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی دین اور سنّت کے مطابق تربیت نہیں کرتے بلکہ مَعاذَ اللہ! بعض بدنصیبوں کو تو سُنّتوں سے چِڑ ہوتی ہے نہ جانے ایسوں کا کیا بنے گا؟ دیکھیے! نہ ہم بارش برداشت کرسکتے ہیں نہ سیلاب، پٹاخہ پُھوٹ جائے تو چونک پڑتے ہیں، اچانک بِلّی مِیاؤں کرے تو سَہم جاتے ہیں، کتّا بھونکے تو ڈر جاتے ہیں، یاد رکھیے! اگر ہم قبر میں اس حال میں پہنچے کہ ہمارے پَلّے نہ نمازیں ہوئیں اور نہ رمضانُ المبارک کے روزے، دنیا میں داڑھی مُنڈاتے رہے، انگلش لباس پہنتے رہے، سَر پر زُلفیں رکھنے کے بجائے طرح طرح کی تَراش خَراش والے بال رکھتے رہے، سر پر عمامہ شریف سجانے کے بجائے ننگے سر گھُومتے رہے، صرف وصرف ماڈرن اور جدید دور کے تقاضوں کے مطابق زندگی گزارتے رہے، اگر ایسا ہوا تو قبر میں ہمارا کیا بنے گا اور ہمیں عذابِ قبر سے کون بچائے گا؟

افسوس! صد کروڑ افسوس! اگر کوئی اسلامی بھائی ہمیں سمجھانے کی کوشش کرے تو اس کے بارے میں ہمارے تأثرات کچھ اس طرح کے ہوتے ہیں: ”یہ تو پُرانے زمانے کی باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں، انسان چاند پر پہنچ گیا ہے لیکن مولوی لوگ پتا نہیں کیا کر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔“ دیکھیے! مولوی صاحب اس بزرگ ہستی کی باتیں بتاتے ہیں جس نے زمین پر رہتے ہوئے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے اور وہ شبِ معراج چاند سے وَراءُ الْوَریٰ (یعنی بہت دُور) بلکہ عرشِ اعظم سے بھی وَرا تشریف لے گئے تھے۔

کہتے ہیں سطح پہ چاند کی انسان گیا
عرشِ اَعظم سے وَریٰ طیبہ کا سلطان گیا

www.dawateislami.net

مولوی صاحب کی باتوں کو دَقیانوسی سمجھنے والے اگر قرآنِ پاک کو سمجھ کر پڑھیں اور اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی احادیثِ مُبارَکہ کا بَغور مُطالَعہ کریں تو اُنہیں پتا چل جائے گا کہ اسلام اور شریعت کی تعلیمات کتنی عُمدہ ہیں۔

اس دنیائے فانی میں ہر ایک کو مرنا ہے

(امیرِ اہلِ سنّت، مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِرشاد فرماتے ہیں:) اس دنیائے فانی میں ہر ایک کو مَرنا ہے کسی کو بھی ہمیشہ نہیں رہنا۔ ایک وقت تھا کہ ہمارے دادا، دادی اور نانا، نانی اس دنیا میں ہوا کرتے تھے مگر اب ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں رہا۔ آہ! ماں باپ بھی انتقال کر گئے اور بڑے بھائی اور دو تین بہنیں بھی انتقال کر گئیں، ان میں سے بعضوں کو میں نے خود اِنتقال کرتے دیکھا ہے بلکہ بعضوں کو تو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اُتارا ہے۔ جب سب چلے گئے تو یقیناً اِک دن مجھے بھی اس دنیا سے رُخصت ہو جانا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

نسیمِ صُبح گُلشن میں گلوں سے کھیلتی ہو گی
کسی کی آخری ہچکی کسی کی دل لگی ہو گی

آج کسی کی شادی کی پہلی رات ختم ہوئی ہو گی، وہ اپنے اندر بہت سی خوشیاں محسوس کر رہا ہو گا جبکہ آج ہی کوئی اپنے بِسترِ مَرگ پر دم توڑ رہا ہو گا۔ اسی طرح کتنے دُولہے ایسے دیکھے گئے ہیں کہ جو کل تک پھُولوں کا ہار گلے میں ڈالے نوافل پڑھنے کے لیے خِراماں خِراماں مسجد کی طرف جا رہے تھے، ان پر پھول اور نوٹ برسائے جا رہے تھے، مہمانوں کے لیے خوب دیگیں پکائی جا رہی تھیں اور خوشیاں سماتی نہیں تھیں۔ آہ! پھر ایک وقت ایسا آیا کہ انہی دُولہوں پر دوبارہ پھول ڈالے گئے لیکن اب وہ شادی کی خوشی میں شُکرانے کے

www.dawateislami.net

نوافل پڑھنے کے لیے خِراماں خِراماں مسجد نہیں جارہے تھے بلکہ پنجرے جیسی ڈولی میں بند اور لوگوں کے کندھوں پر سوار ہوکر قبرستان کی طرف جارہے تھے، پہلے شادیوں کے موقع پر جن رشتہ داروں اور دوست واَحباب کے لَبوں سے ہنسی کے فُوارے اُبل رہے تھے آج اُن کی آنکھوں سے آنسوؤں کے دَھارے چل رہے ہیں۔ اس ضِمن میں ایک نوجوان کا عبرتناک واقعہ پڑھئے، چنانچہ

شادی کی پہلی رات گُردے فیل ہوگئے

(امیرِ اہلِ سنّت، مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں:) ہماری برادری کے ایک نوجوان کی بھرپور جُوش وخَروش کے ساتھ ماڈرن اَنداز میں شادی ہوئی، ابھی اس کی شادی کی پہلی رات ہی تھی کہ اس بے چارے کے دونوں گُردے فیل ہوگئے۔ میں عیادت کے لیے ہاسپٹل پہنچا اور اسے دیکھ کر سوچنے لگا کہ اگر یہ زندہ بچ گیا تو شاید نمازی بن جائے اور اپنی آخرت سنوارنے کے لیے تیار ہوجائے لیکن وہ بے چارہ جانبر (یعنی صحت یاب) نہ ہوسکا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! وہ نوجوان جس نے چند روز پہلے ہار پہنے تھے اور نوافل پڑھنے کے لیے پیدل چل کر مسجد میں گیا تھا بے چارے کے گُردے فیل ہوگئے اور پھر کچھ ہی دنوں بعد اُسے کاندھوں پر سوار کرکے اندھیری قبر میں اُتار دیا گیا۔

اے جوانی پر اِترانے والو! اے جوانی پر پُھول کر خدا کو بھول جانے والو! یاد رکھو!

ڈَھل جائے گی یہ جوانی جس پر تُجھ کو ناز ہے
تو بجالے چاہے جتنا چار دن کا ساز ہے

www.dawateislami.net

فرشتے کی پُکار

حضرتِ سَیِّدُنا وَہب بِن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ چوتھے آسمان پر ایک فرشتہ یہ نِدا کرتا ہے: اے 40 سال والو! تم کھیتی ہو، ہم تمہاری فصل کاٹیں گے۔ اے 50 سال والو! تمہارے لیے وہی ہے جو تم آگے بھیج چُکے اور جو پیچھے چھوڑ آئے۔ اے 60 سال والو! تمہارے لیے کوئی عذر نہیں۔ کاش! مخلوق کو پیدا نہ کیا گیا ہوتا اور جب پیدا کر ہی دیا گیا تو اے کاش! جان لیتے کہ کیوں پیدا کیے گئے ہیں؟ تمہارے پاس قیامت آنے ہی والی ہے پس تیاری کر لو۔ (حلیۃ الاولیاء، 4/36، حدیث: 4669)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس دنیا پر ہم فریفتہ و شیفتہ ہیں اور جس دنیا کے حُصُول کی خاطر ہم نے حرام و حلال کی تمیز نہیں رکھی، عنقریب وہ ہم سے چھوٹ جائے گی۔ ہمارے درمیان کتنے ہی ایسے اَفراد موجود ہیں جن کے چہروں سے بُڑھاپے کے آثار نمایاں ہیں اور ان کی حالت یہ ہے کہ ان میں سے کوئی داڑھی منڈا ہے تو کسی نے ایک مُٹّھی سے کم داڑھی رکھی ہوئی ہے، کسی کی گالیاں بکنے کی عادت ہے تو کوئی بے نمازی ہے، ایسوں کو فوراً توبہ کر لینی چاہیے کہ بڑھاپے کے بعد جوانی نہیں آئے گی۔ البتّہ اگر کوئی جوان اپنے اندر یہ اُمنگ رکھتا ہے کہ بڑھاپے میں توبہ کر لوں گا تو یہ الگ بات ہے مگر اس جوان کی یہ اُمنگ بھی خام خیالی اور شیطان کی طرف سے دھوکا ہے کیونکہ اب بڑھاپا بھی مُقدّر والے کو مُیَسَّر آتا ہے ورنہ بہت سے نوجوان بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھنے سے پہلے ہی موت کا شکار ہو کر اندھیری قبر میں جا پہنچتے ہیں۔ اس بات کا اندازہ یوں بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ اپنے مَحلّے یا بستی میں رہنے والے اَفراد کو دیکھ لیجئے اگر آپ کی بستی کی آبادی ایک ہزار اَفراد پر مشتمل ہے تو ان میں آپ کو شاید دس یا پندرہ بوڑھے اور بوڑھیاں نظر آئیں گی باقی آبادی جوانوں پر

www.dawateislami.net

مشتمل ہو گی۔

پتا چلا اِس معاشرے میں ایک یا دو فیصد بوڑھے اَفراد ہیں بقیہ لوگ بڑھاپا آنے سے پہلے ہی جوانی کے عالَم میں اِنتقال کر جاتے ہیں۔ ناجانے روزانہ کتنے نوجوان اِس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں، اسی طرح آپ اپنے شہر کے سب سے بڑے ہاسپٹل چلے جایئے وہاں ایڈمِٹ مریضوں کے رشتہ داروں سے معلوم کر لیجئے کہ مریض کو کونسا مرض لاحِق ہے اور اس کی عمر کتنی ہے؟ کوئی کہے گا: ہمارے مریض کو دو مہینے سے پیٹ میں درد ہے اور اس کی عمر 23 سال ہے، کوئی بتائے گا: ہمارے مریض کو آخری اسٹیج کا ٹی بی ہے اور اس کی عمر 35 سال ہے یعنی بہت سے مریضوں کی عمر 40 سال کے اَندر اَندر ہو گی۔ ہاسپٹل میں آپ کو بعض بچے بھی ایڈمِٹ نظر آئیں گے اور کچھ بچوں کے بارے میں پتا چلے گا کہ بے چارے بلڈ کینسر میں مُبتلا ہیں۔

عَین جوانی کے عالَم میں اِنتقال

(امیرِ اہلِ سنّت، مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ اِرشاد فرماتے ہیں:) میرا ایک پیر بھائی تھا جس کی عمر بیس سال چھ ماہ تھی، وہ بے چارہ خون کے سَرطان (یعنی بلڈ کینسر) میں مبتلا ہو کر بھرپور جوانی کے عالَم میں اِنتقال کر گیا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ وقتاً فوقتاً لوگوں کے جنازے اُٹھتے ہوئے دیکھتے ہوں گے بلکہ ممکن ہے آپ کے گھر سے بھی کبھی کوئی جنازہ اُٹھا ہو لیکن اُس وقت آپ شُعور کی عمر کو نہ پہنچے ہوں۔ آپ کو بہت سے ایسے لوگ مل جائیں گے کہ جن کے والد صاحب اس دنیا سے رُخصت ہو گئے ہوں گے اور اِنتقال کرنے کے بعد انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنے والد صاحب کی آنکھیں بند کی ہوں گی، کسی نے اپنے دادا جان کے پاؤں کے

www.dawateislami.net

انگوٹھے باندھے ہوں گے، کسی نے اپنے جوان بھائی کے جنازے کو کندھا دیا ہو گا تو کسی نے اپنی ماں کا جنازہ اُٹھایا ہو گا اور کسی نے اپنے چھوٹے بچے کو دفنایا ہو گا، الغرض شاید ہی کوئی ایسا ہو کہ جس کے گھر سے جنازہ نہ اُٹھایا گیا ہو۔

جب کسی کے گھر سے جنازہ اُٹھتا ہے تو مَلَکُ الْموت علیہ السّلام اس گھر کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور لوگوں کو روتا چِلّاتا دیکھ کر فرماتے ہیں: مجھے کیوں کوستے اور بُرا بھلا کہتے ہو؟ میں تو اللہ پاک کے حکم سے رُوح قبض کرنے کے لیے آتا ہوں۔ اے میّت پر رونے والو سن لو! خدا کی قسم! تم میں سے جب تک ایک بھی زندہ ہے میں اس گھر میں بار بار آؤں گا اور ہر ایک کو باری باری لے جاؤں گا اگر لوگ مَلَکُ الْموت علیہ السّلام کی یہ پُکار اور اِعلان سن لیتے تو میّت کو بھول کر اپنے آپ پر رونا شروع کر دیتے۔ (فتوحات مکیہ، 8/465 ماخوذاً)

آہ! بدقسمتی سے ہم جنازوں سے عِبرت حاصل نہیں کرتے! جب کبھی ہمارے گھر سے جنازہ اُٹھتا ہے تو ہم خُوب روتے دھوتے اور پابندی سے نمازیں پڑھنا شروع کر دیتے ہیں لیکن پھر کچھ ہی دن گُزرنے کے بعد مَیِّت کو بُھول کر نمازوں سے دُور ہو جاتے ہیں۔ ہم مَیِّت کو کیوں بھولتے ہیں؟ اس کی وجہ ایک روایت میں کچھ یوں بیان کی گئی ہے: جب مَیِّت کو دفنا کر لوگ واپس گھر جا رہے ہوتے ہیں تو ایک فرشتہ قبر کی مٹی اُٹھاتا ہے اور جانے والوں پر چھڑک کر کہتا ہے: اے لوگو! جاؤ دنیا کے کاموں میں مَشْغول ہو جاؤ۔ (شرح الصدور، ص103 ملخصًا)

اے عاشقانِ رسول! جب کوئی اِنتقال کرتا ہے تو آہستہ آہستہ اس کے اِنتقال کا غم ختم ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ لوگ اِنتقال کرنے والے اپنے رِشتہ داروں، اولاد اور ماں باپ کو بُھول کر دنیا کی رَنگینیوں میں کھو جاتے ہیں۔ جو مسلمان دنیا سے رُخصت ہو چکے ہمیں ان کے بارے میں سوچنا چاہیے کہ اِس وقت ان پر کیسی کَس مپُرسی اور

www.dawateislami.net

بے کسی چھائی ہو گی! غور کیجئے! جب ایک دن ہمیں بھی ہمارے ناز اُٹھانے والے اپنے کندھوں پر اُٹھائے قبرستان لے جارہے ہوں گے اور آج ہمیں مِسٹر کہنے والے کل مرحوم کہہ کر بُلا رہے ہوں گے تو ہم پر کیسی بے کسی چھائی ہو گی؟ اگر اس وقت مَعاذَ اللہ ہمارے پاس نمازیں نہ ہوئیں، رمضانُ المبارک کے روزے نہ ہوئے، اعمال نامہ قَدم قَدم پر کیے جانے والے گناہوں سے پُر ہوا، اللہ پاک ناراض ہوا اور اس کے پیارے حَبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم روٹھ گئے تو ایسی صورت میں قبر ہمارے ساتھ کس طرح کا سلوک کرے گی؟ اسے ذرا غور سے پڑھئے! چنانچہ

نماز میں سُستی کرنے والوں کی سزا

ایک روایت میں ہے: نماز میں سُستی کرنے والوں کو قبر ایسے دَبائے گی کہ اُن کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔ (قرۃ العیون مع روض الفائق، ص383)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! عذابِ قبر سے نہ کَراٹے کا فَن بچا سکے گا اور نہ پہلوانی کے داؤ پیچ، نہ باکسنگ کے پنچ قبر کی گرفت سے بچا پائیں گے اور نہ کسی قسم کا اسلحہ۔ آہ! جب قبر دبائے گی تو پسلیاں ٹُوٹ پُھوٹ کر ایک دوسرے میں گُھس جائیں گی۔ یاد رہے! ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جوڑنے کے لیے قبر میں نہ کوئی بُون اسپیشلسٹ آئے گا اور نہ ہی کوئی میڈیکل سَرْجَن یا حکیم وغیرہ بلکہ وہاں تو سانپ بچّھو لپک لپک کر آرہے ہوں گے اور آگ بھی بڑھتی چلی جارہی ہو گی اور یہ سب رَبِّ کریم کی ناراضی کی صورت میں ہوگا۔ دیکھیے! ہم نے دنیا کی گرمی سے بچنے کے لیے تو گھر میں پنکھا اور ایئر کنڈیشنر لگا لیا لیکن قبر کی گرمی سے بچنے کے لیے نماز کا کوئی اہتمام نہ کیا، یونہی حُسنِ اَخلاق، سچّائی، اَمانتداری، دِیانتداری اور دیگر نیک کام جو ہمارے لئے قبر میں رَاحت کا سامان ہو سکتے تھے ان کا کوئی انتظام نہ کیا۔ ہم نے صرف اپنے مکانات کو فرنیچر سے سجایا تاکہ آرام ملے، مکان میں روشن دان بنایا تاکہ

www.dawateislami.net

روشنی حاصل ہو لیکن افسوس! قبر میں جنت کے روشن دان کا کوئی انتظام نہ کیا۔

بروزِ قیامت حَسرت و نَدامت

اے عاشقانِ رسول! غَفلت کی نیند سے بیدار ہو جایئے! یاد رکھیے! اگر ہم اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت و فرمانبرداری نہیں کریں گے تو ہمارا اَنجام کیا ہو گا؟ اس سلسلے میں اللہ پاک کا سچّا کلام غور سے سُنیے! چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴾ (پ22، الاحزاب: 66) ترجَمۂ کنز الایمان: جس دن اُن کے منہ اُلٹ اُلٹ کر آگ میں تلے جائیں گے کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا۔

(”کنز الایمان“ میرے آقا اعلیٰ حضرت عاشقِ رسول، ولیِ کامل مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کا ترجمۂ قرآن ہے۔ آپ بھی اپنے گھر پر صرف ترجمۂ قرآن کنز الایمان ہی رکھیں۔)

اے بے نمازیو! تم بھی سُنو، اے ماہِ رمضان کے روزے قضا کر ڈالنے والو، اے فرض ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہ کرنے والو، اے فرض ہو جانے کے باوجود حج ادا نہ کرنے والو، اے ماں باپ کو ستانے والو، اے داڑھی مُنڈانے یا ایک مٹھی سے کم کروانے والو، اے ویڈیو گیمز کھیلنے اور کِھلانے والو، اے فلمیں ڈرامے دیکھنے اور دِکھانے والو، اے گانے باجے سُننے اور سُنانے والو، اے دھوکا دے کر مِلاوٹ کا مال بیچنے والو، اے رِشوت کا لین دین کرنے والو، اے سُود خوری میں مُبتَلا رہنے والو سب غور سے سُنو! اگر اللہ پاک ناراض ہو گیا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رُوٹھ گئے اور ایمان برباد ہو گیا تو پھر دنیا کی کوئی طاقت تمہیں عذابِ آخرت سے نہیں بچا پائے گی لہٰذا ابھی مَوقع ہے، توبہ کا دروازہ کھلا ہے، ابھی توبہ کی جاسکتی ہے ورنہ بعد میں آپ کی تعلیم، اعلیٰ اَسناد، بڑی بڑی ڈِگریاں اور آپ کا فَن آپ کو عذابِ آخرت سے نہیں بچا پائے گا۔

www.dawateislami.net

عذابِ جہنّم میں گرفتار لوگ پہلے تو اَفسوس و ندامت سے کہیں گے: اے کاش! ہم نے اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حکم مانا ہوتا، پھر کہیں گے:

وَ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا۠ ﴿۶۷﴾ رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا ﴿۶۸﴾

(پ22، الاحزاب:67،68)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے تو اُنہوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا اے ہمارے رب اُنہیں آگ کا دونا (دُگنا) عذاب دے اور اُن پر بڑی لعنت کر۔

دنیا و آخرت میں کامیاب کون؟

اے عاشقانِ رسول! دنیا و آخرت میں کامیاب وہی ہے جو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اِطاعت گزار اور فرمانبردار ہے جیسا کہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ﴿۷۰﴾ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ﴿۷۱﴾

(پ22، الاحزاب:70،71)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔

غور کیجئے! ان آیاتِ مُبارکہ میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ جو میٹرک، انٹر، بی اے، بی کام کر لے یا پھر انجینئر، ڈاکٹر، وکیل یا وزیر بن جائے وہ کامیاب ہے بلکہ اِرشاد فرمایا گیا: ”جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔“ آج ہم دُنیوی امتحانات

www.dawateislami.net

میں کامیاب ہونے کی دعا خود بھی کرتے اور دوسروں سے بھی کرواتے ہیں لیکن اصل امتحان قبر و آخرت کا ہے اور اس میں کامیاب ہونے کے لیے اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی فرمانبرداری ضروری ہے۔ اپنا یہ ذہن بنالیجئے کہ ہمیں اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پسند کو اپنی پسند پر ترجیح دینی ہے مثلاً اگر نفس کہے کہ سردی بہت ہے، وضو کرتے ہوئے ٹھنڈ لگے گی بعد میں نماز پڑھ لینا تو اب ہمیں نفس کی مُخالَفت کرتے ہوئے نماز پڑھنی چاہیے کیونکہ اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں جگہ جگہ نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ پارہ 1، سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 43 میں اِرشاد فرمایا: ﴿اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ ”ترجَمۂ کنزالایمان: نماز قائم رکھو۔“ نیز ہمارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی بار بار نماز پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے۔

یاد رکھیے! جو جان بوجھ کر ایک نماز بھی چھوڑے گا وہ ہزاروں سال جہنّم میں رہنے کا مُستَحَق ٹھہرے گا۔ نیز نماز نہ پڑھنے والے رَبّ تعالیٰ کے ناراض ہونے کی صورت میں جہنّم میں جائیں گے اور جب جنّتی اُن سے پوچھیں گے کہ تمہیں کیا چیز جہنّم میں لے گئی؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے:

فِیْ جَنّٰتٍ ۛ یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ	ترجَمۂ کنزالایمان: باغوں میں پوچھتے
الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾	ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ
قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾	میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ
(پ29، المدثر:40تا43)	پڑھتے تھے۔

دیکھیے! اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے جبکہ نفس نماز پڑھنے سے مَنع کرتا ہے تو کس کی مانو گے اللہ پاک اور اس کے

www.dawateislami.net

رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مانو گے یا نفس کی؟ اسی طرح اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیں داڑھی بڑھانے کا حکم دیا ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: مُونچھیں خوب پَست کرو اور داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی بڑھاؤ) یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔

(شرح معانی الآثار، 4/28، حدیث: 6422-6424 ملتقطاً)

نفس کہتا ہے داڑھی نہ رکھو افسر کہتا ہے داڑھی نہ رکھو ماں باپ کہتے ہیں داڑھی نہ رکھو تو کس کی مانو گے؟ اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مانو گے یا نفس کی؟

یاد رکھیے! اگر ماں باپ داڑھی رکھنے سے منع کریں تو اس سلسلے میں ان کی بات نہیں مانی جائے گی کیونکہ جب اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے داڑھی رکھنے کا حکم دیا تو اب داڑھی رکھنا واجب اور مُنڈانا حرام ہو گیا۔ یاد رہے! داڑھی مُنڈانا یا ایک مُٹّھی سے چھوٹی کروانا دونوں ناجائز ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/581 ملخصاً) نیت کیجئے کہ آج کے بعد ہم داڑھی نہیں مُنڈائیں گے اور نہ ہی تَراش خراش کر کے ایک مُٹّھی سے کم کروائیں گے۔

آنکھوں میں جہنّم کی آگ

اے عاشقانِ رسول! آج کل ہمارے مُعاشرے میں گانے باجے اور فلمیں ڈرامے عام ہو گئے ہیں اور ان کی نُحوست سے ہمارا مُعاشرہ تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ مَنقول ہے: جو اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کرے گا اس کی آنکھوں کو جہنّم کی آگ سے پُر کر دیا جائے گا۔

(مکاشفۃ القلوب، ص10)

غور کیجئے! جب آنکھ میں گرد کا معمولی سا ذرہ پڑتا ہے تو آنکھ لال ہو جاتی ہے اور تکلیف برداشت نہیں ہو پاتی تو پھر آخرت میں جہنّم کی آگ کیسے برداشت ہو پائے گی! اس ضِمن میں ایک اور رِوایت پڑھئے، چنانچہ حضرت امام حافِظ ابو القاسِم سلیمان طبرانی نَقْل کرتے

www.dawateislami.net

ہیں: پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (خواب میں) ایک منظر یہ بھی دیکھا کہ کچھ لوگوں کی آنکھوں اور کانوں میں کیل ٹھُکے ہوئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یہ وہ لوگ ہیں جو وہ دیکھتے ہیں جو انہیں نہیں دیکھنا چاہیے اور وہ سُنتے ہیں جو انہیں نہیں سننا چاہیے۔ (معجم کبیر، 8/156، حدیث:7666 ملخصًا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عہد کیجئے کہ ہم اللہ پاک اور اس کے پیارے رَسُول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رِضا کے لئے فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے سے سچّی توبہ کرتے ہیں اور آج کے بعد ہم فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے سے بچیں گے۔ اِن شاءَ اللہ

اگلے ہفتے کا رسالہ



978-969-722-884-3
01082601

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net